کے لئے جاذب توجہ بنی ہوئی ہے وہ اینگلو امریکن بلاک اور کمیونسٹ بلاک کی وہ عالمگیر کشمکش ہے جس نے دنیا بھر کو پھر ایک جنگِ عظیم کے خطرے میں مبتلا کر دیا ہے۔ میں بغیر کسی لاگ لپیٹ کے یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہم اس کشمکش کے دونوں فریقوں میں سے کسی کو بھی حق بجانب نہیں سمجھتے۔ ہمارے نزدیک دونوں یکساں فاسد و مفسد ہیں۔ ہماری ہمدردی ان میں سے کسی کے ساتھ بھی نہیں ہے، اور ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اتنی طاقت عطا فرمائے کہ ہم ان دونوں بلاؤں سے بچ کر رہ سکیں۔ ہمیں ان میں سے کسی کے اندر بھی حق اور انصاف اور راستی کا شائبہ تک نظر نہیں آتا کہ اس پر ہم فریفتہ ہوں۔ ہمارے نزدیک حق کا تقاضا بھی یہی ہے اور ملک کی سلامتی بھی اسی میں ہے کہ ان کی کشمکش میں ہم غیر جانبدار، بلکہ اس سے بالکل بے تعلق رہیں۔ تاہم اگر خدانخواستہ کبھی ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ ہمیں ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دینی پڑی تو اُس وقت شریعت کے قاعدے کے مطابق، اُس وقت کے حالات کو دیکھتے ہوئے ہم یہ رائے قائم کریں گے کہ اِن دونوں بلاؤں میں سے کم تر درجہ کی بلا کونسی ہے۔ اس طرح کی ناگزیر صورت ابھی پیدا نہیں ہوئی ہے، اس لئے قبل از وقت اس بارے میں کسی اظہارِ رائے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ کشمیر

اس کے بعد میں ایک ایسے مسئلہ پر اظہارِ رائے کروں گا جو ہمارے لئے بیک وقت داخلی بھی ہے اور خارجی بھی، اور پھر ہماری قومی زندگی کے لئے غیر معمولی اہمیت بھی رکھتا ہے۔ یہ ہے کشمیر کا معاملہ۔

اس معاملہ میں ہمارا نقطۂ نظر نہ وطن پرستانہ ہے نہ قوم پرستانہ۔ ہم سارے معاملات کو سراسر حق پرستی کی نظر سے دیکھتے ہیں، اور یہی ہمارا نقطۂ نظر کشمیر کے معاملہ میں بھی ہے۔ ہماری یہ قطعی رائے ہے کہ کشمیر پر قبضہ کرنے میں ہندوستان نے سراسر زیادتی کی ہے اور اُس کے مقابلے

میں پاکستان کا دعویٰ بالکل حق بجانب ہے۔ سیدھی اور صاف بات یہ ہے کہ ہندوستان نے کشمیر پر قبضہ اس وجہ سے نہیں کیا کہ وہ اس کا حق تھا بلکہ صرف اس وجہ سے کیا کہ تقسیم کے وقت پاکستان کمزور تھا اور ہندوستان اتنی طاقت رکھتا تھا کہ اپنے حق سے زائد ایک چیز حاصل کرلے ۔۔۔ میں اس وقت اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ ہماری کمزوریوں کے ساتھ ہماری کوتاہیاں کیا تھیں۔ بہرحال یہ واقعہ اپنی جگہ بالکل عیاں ہے کہ اگر پاکستان نے اُس وقت کشمیر پر قبضہ کر لیا ہوتا تو کوئی معقول آدمی یہ تصور نہیں کر سکتا کہ ہندوستان بھی اسی طرح کشمیر کا دعویٰ لے کر اٹھتا جس طرح آج پاکستان اٹھا ہے اور وہ بھی پاکستان کی طرح یہ چیلنج کرتا کہ آؤ، کشمیر میں استصواب رائے عام کرا کے دیکھ لو۔ وہ خود جانتا ہے کہ ہندوستان و پاکستان کی تقسیم محض مذہب کی بنیاد پر ہوئی تھی۔ وہ خود جانتا ہے کہ وہی علاقے پاکستان بنائے گئے جہاں مسلمان اکثریت میں تھے اور وہی علاقے ہندوستان میں شامل کیے گئے جن میں ہندوؤں کی اکثریت تھی۔ وہ خود جانتا ہے کہ تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے دوران میں جو کشت و خون ہوا، جو قتل عام ہوا، جو لوٹ مار ہوئی، وہ سراسر اس بنیاد پر ہوئی کہ ہندوؤں اور سکھوں کے نزدیک ہر مسلمان کشتنی تھا اور مسلمانوں کے نزدیک ہر ہندو اور سکھ گردن زدنی تھا۔ ان ساری باتوں کو جانتے ہوئے کون یہ مان سکتا ہے کہ کشمیر جیسے مسلم اکثریت کے علاقے کو ہندوستان واقعی ایمانداری کے ساتھ اپنا حق سمجھتا تھا، اور اگر پاکستان اُس پر قابض ہو گیا ہوتا تو وہ بھی یہ دعویٰ کرنے کی جرأت کر سکتا تھا کہ استصواب رائے کرا کر دیکھ لیا جائے، کشمیر کے باشندے ہندوستان سے الحاق کے حق میں رائے دیں گے۔ پس یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے جسے ایک ہٹ دھرم آدمی کے سوا کوئی جھٹلا نہیں سکتا کہ کشمیر پر ہندوستان کا قبضہ حق کی بنیاد پر نہیں ہوا بلکہ سراسر طاقت کی دھاندلی سے ہوا ہے۔ اور اس معاملہ کا سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ہندوستان نے یہ صریح بے شرمانہ دھاندلی اُس زمانہ میں کی جبکہ گاندھی جیسا اخلاق کا علمبردار وہاں موجود تھا، اور اُس شخص کے ہاتھوں کی جو انگریزوں کی غلامی کے دور میں سیاست کو طاقت کے بجائے

اخلاق پر قائم کرنے کا سب سے زیادہ بلند بانگ مدعی بنا ہوا تھا، یعنی پنڈت جواہر لال نہرو۔
کشمیر اور جوناگڑھ کے معاملہ میں ہندوستان نے بیک وقت جو دو مختلف پالیسیاں اختیار کی ہیں، پنڈت نہرو کے سوا اور کون آدمی ایسا ہو گا جو عقل رکھتے ہوئے ان دونوں پالیسیوں کو متضاد ماننے سے انکار کر سکے؟ ایک جگہ آپ اس بنیاد پر قبضہ کرتے ہیں کہ وہاں کا حکمراں چاہے مسلمان ہو مگر آبادی کی اکثریت ہندو ہے۔ دوسری جگہ آپ اس بنیاد پر قبضہ کر لیتے ہیں کہ وہاں کی آبادی کی اکثریت چاہے مسلمان ہو مگر حکمراں ہندو ہے۔ ایک جگہ کا حکمراں پاکستان سے الحاق کا اعلان کرتا ہے تو آپ اسے اس لیے ماننے سے انکار کرتے ہیں کہ حکمراں نے الحاق کا فیصلہ باشندوں کی رضامندی حاصل کیے بغیر کر دیا ہے۔ دوسری جگہ کا حکمراں ٹھیک اسی طرح باشندوں کی رضامندی حاصل کیے بغیر ہندوستان سے الحاق کا اعلان کرتا ہے تو آپ اسے فوراً قبول کر لیتے ہیں اور اس الحاق کی دستاویز کو ایک برابر آئینی دستاویز سمجھ کر دانتوں سے پکڑ لیتے ہیں۔ ایک جگہ آپ کے نزدیک اپنے علاقے کی قسمت کا فیصلہ کرنا باشندوں کا کام ہے اور حکمراں کا فیصلہ بالکل بے معنی ہے، کیونکہ وہاں کے باشندوں کی اکثریت ہندو اور حکمراں مسلمان ہے۔ دوسری جگہ اس کے بالکل برعکس حکمراں کا فیصلہ آپ کے نزدیک بامعنی اور سو فی صدی قانونی ہے اور اس کو تسلیم کرنے کے لیے باشندوں کی مرضی معلوم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ وہاں حکمراں ہندو ہے اور باشندوں کی اکثریت مسلمان۔ کیا یہ کھلا ہوا تضاد نہیں ہے؟ یہ حرکتیں ایک ایسے سیاسی لیڈر کے سوا اور کون کر سکتا ہے جو حق اور انصاف اور راستی کے بجائے قوت اور زور کی بنا پر اپنی پالیسی بناتا ہو اور بالکل ایک ابن الوقت (Opportunist) کی طرح ہر موقع کے لیے ایک نیا اصول گھڑ لیتا ہو؟ واقعہ یہ ہے کہ پنڈت نہرو نے اپنے اس طرزِ عمل سے اپنی اُس ساری عزت و وقعت کو خاک میں ملا دیا ہے جو انہوں نے عمر بھر سیاست میں اخلاق کی علمبرداری کر کے حاصل کی تھی۔

اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں یہ بھی ظاہر کر دوں کہ ہماری نگاہ میں کشمیر

کے معاملہ کی اصل اہمیت اور غیر معمولی اہمیت کس وجہ سے ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ہم اپنے ملک کے لیے ایک وسیع علاقہ حاصل کرنا چاہتے ہیں، یا اپنے ملک کی معیشت کے لیے کشمیر کو ناگزیر پاتے ہیں۔ یہ ایک قوم پرست اور وطن پرست کا نقطۂ نظر تو ہو سکتا ہے مگر ایک حق پرست کا نقطۂ نظر نہیں ہو سکتا۔ ہمارے لیے اس معاملہ کی ساری اہمیت صرف اس وجہ سے ہے کہ کشمیر کے ۳۰-۳۵ لاکھ مسلمانوں کا مستقبل ہم کو خطرے میں نظر آرہا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ جموں کے علاقے سے بکثرت مسلمان نکالے جا چکے ہیں؟ کس کو معلوم نہیں ہے کہ پٹھانکوٹ سے دِلّی تک کا علاقہ مسلمانوں سے خالی ہو چکا ہے؟ کس سے یہ بات چھپی ہوئی ہے کہ ہندوستان نے قصداً ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت اپنے اُن تمام علاقوں کو مسلمانوں سے خالی کرایا ہے جو مغربی پاکستان کی سرحد سے متصل واقع ہیں اور اب اسی پالیسی پر مشرقی پاکستان کی طرف بھی عمل ہو رہا ہے؟ اس کو دیکھتے ہوئے کبھی یہ توقع ہی نہیں کی جا سکتی کہ اگر کشمیر کی قسمت کا آخری فیصلہ ہندوستان کے حق میں ہو گیا تو وہ زیادہ مدت تک اپنے انتہائی شمالی سرے پر ایک مسلم اکثریت کے علاقے کو برداشت کرتا رہے گا۔ کبھی نہ کبھی وہ وقت ضرور آئیگا جب کشمیر کی ساری مسلمان آبادی، مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کی طرح گھروں سے نکالی جائیگی اور مار مار کر اس کو بیک بینی و دوگوش پاکستان کی طرف دھکیل دیا جائیگا۔ آج کشمیریوں کی جو مدارات ہندوستان میں ہو رہی ہے یہ ہمیشہ رہنے والی چیز نہیں ہے۔ یہ سب کچھ تو بس اسی وقت تک ہے جب تک کشمیر کا قضیہ معلّق ہے۔ اس کے یکسو ہو جانے کے بعد یہ ہرگز امید نہیں کی جا سکتی کہ ہندوستان اس مسلم اکثریت کو پاکستان کے قریب یوں اطمینان سے بیٹھا رہنے دیگا۔ اس لیے اُن لاکھوں انسانوں کی خاطر جو کشمیر میں بستے ہیں، ان کی جان اور مال اور آبرو کی خاطر، اور ان کے پیدائشی انسانی حقوق کی خاطر ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ انہیں ہندوستان کے چنگل سے نکالا جائے، اور ہم صاف کہتے ہیں کہ اس مقصد کے لیے ہم آخری حدود تک جانے کو تیار ہیں۔